Quarterly Research Journal "Al-Qudwah", Volume 02, Issue 04, Oct-Dec 2024

AL-QUDWAH

ISSN(P): 2959-2062 / ISSN(E): 2959-2054

https://al-qudwah.com

فہم وقائع معجزات میں اسبابِ ظہور کی اہمیت: ایک تجزیاتی مطالعہ

The Importance of Causal Factors in the Events of Miracles: An Analytical Study

ABSTRACT

The relationship between cause and effect is of paramount significance, particularly in comprehending various phenomena. While some effects are dependent on their causes for their understanding, others are not. Regardless of this dependency, grasping the cause remains essential for gaining profound insights. In Quranic studies, the concept of the cause of revelation, and in Hadith studies, the cause of the transmission of Hadith, are indispensable for a deeper and more nuanced understanding. Just as knowledge of the cause of revelation and the circumstances surrounding the transmission of Hadith is critical for fully interpreting the meanings and implications of Quranic verses and Hadiths, so too is understanding the causes of events in the life of Prophet Muhammad (PBUH) vital for accurate interpretation. The miracles of the Prophet Muhammad (PBUH) constitute a fundamental aspect of his biography (Seerah). A historical review of miraculous literature reveals that earlier studies predominantly concentrated on the "what" of the miracles. However, contemporary scholarship necessitates an expanded approach, encompassing not only the "what" but also the "why," "how," and "for what purpose." This expanded understanding hinges on exploring the causes behind these miraculous occurrences. This research paper investigates the newly introduced concept of the "Causes of the Appearance of Miracles" within Seerah literature, emphasizing the critical importance of understanding these causes to interpret miraculous events effectively. The study concludes that a comprehensive understanding of the miracles of the Prophet Muhammad (PBUH) cannot be achieved merely by recognizing their extraordinary nature. It is imperative to examine the underlying causes of these events to fully appreciate their significance, purpose, and impact. Moreover, the study underscores that understanding the causes of miracles offers valuable insights into broader religious, ethical, and spiritual discussions, providing a clearer context for the Prophet's mission and the purpose of his miracles in guiding humanity.life and mission, offering valuable insights into their ongoing impact on Islamic theology and history.

Keywords: *Divine Purpose, Miracles, Seerah, Prophet Muhammad (PBUH), Cause of Revelation, Causal Factors, Cause and Effects.*

AUTHORS

Muhammad Mudasar Rasool Raza*

M.Phil Scholar, Government College University, Faisalabad: mudasarrazvi5@gmail.com

Prof. Dr. Humayun Abbas*

Dean Faculty of Islamic and Oriental Learning, Government College University, Faisalabad: drhumayunabbas@gcuf.edu.pk

Date of Submission: 17-11-2024
Acceptance: 09-12-2024
Publishing: 15-12-2024

Web: https://al-qudwah.com/
OJS: https://al-qudwah.com/index.php/aqrj/user/register
e-mail: editor@al-qudwah.com

***Correspondence Author:**

Muhammad Mudasar Rasool Raza*M.Phil Scholar, Government College University, Faisalabad.*

سبب اور مسبب کے مابین باہمی تعلق نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ بعض مسببات وجود میں آنے کے بعد اپنی معرفت میں اپنے اسباب کے محتاج ہوتے ہیں اور بعض محتاج نہیں ہوتے ہیں۔ مسبب اپنی معرفت میں مستقل حیثیت اختیار کر جائے یا وہ سبب کا محتاج رہے، سبب کی معرفت بہر حال فوائد کثیرہ سے خالی نہیں ہے۔

علوم القرآن میں سببِ نزول اور علوم الحدیث میں سببِ ورودِ حدیث کی ضرورت و اہمیت مسلم ہے۔ جس طرح قرآن مجید کی آیات کے معانی و مطالب اور احادیث مبارکہ کی مکمل وضاحت کیلئے سبب نزول قرآن وورود حدیث کا جاننا ضروری ہے بعینہ دیگر واقعات سیرت کے کماحقہ فہم کیلئے بھی ان کے اسباب کا جاننا ضروری ہے۔ معجزات سیرۃ النبی ﷺ کی ایک اہم نوع ہیں۔ معجزاتی ادب کی تاریخ کا جائزہ اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ تا حال معجزات النبی ﷺ پر ہونے والے تحقیقی کام کا موضوع "کیا؟" تھا لیکن دور حاضر میں فکری انتشار کا تقاضا ہے کہ توضیح معجزات کی جہات کو وسیع کیا جائے اور معجزات کے بیان میں "کیا؟" کے ساتھ "کیوں؟، کیسے؟ اور کس لئے؟" کو بھی شامل کیا جائے جو کہ اسباب ظہور معجزات نبوی ﷺ تک رسائی پر موقوف ہے۔ اسی لئے راقم نے اس تحقیقی مضمون میں ادب سیرت میں نووارد اصطلاح "اسباب ظہور معجزہ" کو بیان کرتے ہوئے فہم وقائع معجزات میں اسباب ظہور کی اہمیت کو بیان کرنے کی سعی کی ہے:

مبحث اول: اسبابِ ظہورِ معجزہ کا تعارف

ذیل میں بالترتیب اسباب ظہور معجزہ کی حد اضافی اور حد لقبی کو بیان کیا جاتا ہے۔

سبب ظہور معجزہ کی حد اضافی:

حد اضافی میں مضاف اور مضاف الیہ دو جز ہوتے ہیں جیسا کہ سبب ظہور معجزہ میں سبب مضاف، ظہور مضاف الیہ بعض مضاف اور معجزہ مضاف الیہ ہے ان تینوں کی الگ الگ تعریف بیان کی جائے گی، اسی کو حد اضافی کہا جاتا ہے۔

سبب کی لغوی تحقیق:

سبب کی جمع "اسباب" ہے۔[1] عربی لغات میں سبب کے مختلف معانی مذکور ہیں۔ جن میں سے چند ایک کا ذکر مع امثلہ قرآنیہ ذیل میں کیا جاتا ہے:

تہذیب اللغۃ میں ہے کہ سبب کا معنی "الحبل" یعنی رسی ہے۔[2] اسی معنی میں قرآن کریم میں بھی مذکور ہے کہ

"فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ"[3]

(تو اسے چاہیے کہ اوپر کی طرف ایک رسی دراز کرلے۔)

المعجم الغنی میں سبب کا معنی "قرابت، مودۃ اور علاقہ" ہے۔[4] جیسا کہ کلام عرب میں مستعمل ہے:

"اِكْتَشَفَ أَنَّ بَيْنَهُما سَبَباً "[5]

(معلوم ہوا کہ ان دونوں کے درمیان کوئی رشتہ ہے۔)

اور اسی معنی میں قرآن کریم میں یوں مذکور ہے:

"وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ"[6]

---

[1] احمد مختار عمر، الدکتور، معجم اللغة العربية المعاصرة، بيروت: عالم الكتب، ٢٠٠٨ء، ١٠٢٢/٢

[2] الازهری، ابو منصور محمد بن احمد، تهذيب اللغة، بيروت: دار احياء التراث، ٢٠٠١ء، ١٢٢٠/١٢

[3] الحج: ١٥

[4] ابو العزم عبدالغنى، الدكتور، معجم الغنى الزاهر، الرباط: مؤسسة الغنى، ٢٠١٣ء، ٢٣٥٥/٣

[5] ايضا

[6] البقره: ١٦٦

(اور ان کے ساتھ سب رشتے ناتے کٹ جائیں گے)

الرائد میں ہے کہ سبب کا لغوی معنی "الطریق" ہے۔[7] جیسا کہ کلام عرب میں مستعمل ہے:

"ما لي إليك سبب"[8]

(میرے لئے آپ کی طرف کوئی راستہ نہیں ہے)

اور اسی معنی میں قرآن کریم میں بھی مذکور ہے:

"لَّعَلِّیْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ"[9]

(شاید میں راستوں تک پہنچ جاؤں)

المعجم الوسیط میں سبب کا لغوی معنی یوں بیان کیا گیا ہے:

"السَّبَبُ كل شيء يتوصل به إِلى غيره"[10]

(ہر ایسی چیز جس کے ذریعے کسی دوسری چیز کی طرف پہنچا جائے)

اور قرآن حکیم میں ہے:

" ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا "[11]

(پھر وہ ایک راستے کے پیچھے چلا)

اصطلاح شرع میں سبب کی تعریف یہ ہے:

"ما يوصِّل إِلى الشيءِ ولا يؤثِّر فيه"[12]

(وہ چیز جو دوسری شے تک پہنچائے مگر اس میں مؤثر نہ ہو)

اصطلاح عروض میں سبب سے مراد ہے:

"السبب حرفان :متحرک فساکن، او متحرکان ، فالاول یسمی السبب الخفیف، والثانی یسمی الثقیل"[13]

(سبب ان دو حرفوں کو کہتے ہیں جن میں سے ایک متحرک ہو، دوسرا ساکن یا دونوں متحرک ہوں پہلے کو سبب خفیف اور دوسرے کو سبب ثقیل کہا جاتا ہے)

اس کے دیگر لغوی معانی میں دلیل وثبوت، علت ووجہ، درجہ، اصل، وسائل، ابواب اور حیاۃ بھی ہیں جو کہ متفرق عربی لغات میں مذکور ہیں۔[14]

اصول فقہ میں سبب کی تعریف:

امام اسحاق بن ابراہیم الشاشی سبب کی لغوی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

---

[7] جبران مسعود،الرائد،بیروت:دارالعلم والملايين،١٩٩٢ء،ص: ٤٣٠

[8] المعجم الوسيط،مصر:مكتبة الشروق الدوليه،٢٠٠٤ ء ،ص:٤١١

[9] المؤمن:٣٧

[10] المعجم الوسيط ،ص:٤١١

[11] الکہف:٩٣

[12] المعجم الوسيط ،ص:٤١١

[13] المعجم الوسيط ،ص:٤١١

[14] احمد مختار عمر، الدکتور،معجم اللغة العربية المعاصرة ،١٠٢٢/٢/ الازهری، ابو منصور محمد بن احمد ،تهذيب اللغة، ١٢٢٠/١٢/ ابو العزم عبدالغنی ،الدکتور،معجم الغنی الزاهر، ٢٣٥٥/٣/ المعجم الوسيط ،ص:٤١١

"فالسبب مَا يكون طَرِيقا إِلَى الشَّيْء بِوَاسِطَة كالطريق فَإِنَّهُ سَبَب للوصول إِلَى الْمَقْصد بِوَاسِطَة الْمَشْي"[15]

(سبب وہ ہے جو کسی واسطہ سے کسی چیز تک پہنچنے کا ذریعہ ہو مثلا راستہ، اس تک چل کر انسان منزل مقصود تک پہنچتا ہے تو راستہ منزل مقصود تک پہنچنے کیلئے مشی کے واسطہ سے سبب ہے)

اور اصطلاحی تعریف اس طرح بیان کی ہے:

"كل مَا كَانَ طَرِيقا إِلَى الحكم بِوَاسِطَة يُسمى سَببا لَهُ شرعاوَيُسمى الْوَاسِطَة عِلّة"[16]

(ہر وہ چیز جو کسی واسطہ کے ساتھ حکم تک پہنچنے کا ذریعہ ہو تو اس چیز کو حکم کیلئے شرعا سبب کہا جاتا ہے اور واسطہ کو علت کہا جاتا ہے)

امام سرخسی سبب کا لغوی معنی بیان کرتے ہیں:

"الطريق الى الشيئ"[17]

(کسی شے کی طرف جانے والا راستہ)

اور اصطلاحی تعریف یہ بیان کی ہے:

"السبب عبارة عما يكون طريقا الى الوصول الى الحكم المطلوب من غير ان يكون الوصول به ولكنه طريق الوصول اليه"[18]

(سبب سے مراد ہے مطلوبہ حکم تک پہنچنے کا راستہ اور یہ محض حکم تک پہنچنے کا راستہ ہوتا ہے لیکن اس تک پہنچنا فقط اس کے ذریعے نہیں ہوتا)

ظہور کی لغوی تحقیق:

ظہور کا مادہ "ظ،ہ،ر" ہے اور یہ باب فتح یفتح سے مصدر ہے۔[19] عربی لغات میں اس کے درج ذیل معانی بیان کئے گئے ہیں:

المعجم الغنی میں ہے کہ ظہور کا لغوی معنی "بروز" ہے[20] جیسا کہ کہا جاتا ہے:

"ظهور اعراض المرض اى بروزها"[21]

(مرض کی علامات کا ظاہر ہونا)

اور قرآن کریم میں بھی اسی معنی میں مذکور ہے:

"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ"[22]

---

[15] الشاشی،نظام الدين ،الامام،اصول الشاشی،کراچی:مکتبة البشریٰ،۲۰۰۸ء،ص:۲۲۹

[16] ایضا

[17] السرخسی،محمد بن احمد،شمس الأئمه،اصول السرخسی،کراچی:قدیمی کتب خانه،س۔ ن،۲۷۶/۲

[18] ایضا

[19] احمد مختارعمر، الدكتور ، معجم اللغة العربية المعاصرة ،۱٤٤۲/۲

[20] ابو العزم عبدالغنى ،الدكتور،معجم الغنى الزاهر،۲۷٤۹/۳

[21] ایضا

[22] الروم:٤١

(خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیا)

المعجم اللغة العربيه المعاصرہ میں ہے کہ ظہور کا معنی "الاطلاع" ہے[23] جیسا کہ اہل زبان کہتے ہیں:

"ظہر علی السر ای اطلع علیه"[24]

(وہ راز پر مطلع ہوا)

اور قرآن میں اسی معنی میں یوں مذکور ہے:

"الذین لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ"[25]

(جو عورتوں کی شرم کی چیزوں پر مطلع نہیں)

ظهر ،يظهر، ظهورا کا لغوی معنی "غلبة" بھی بیان کیا گیا ہے۔[26] جیسا کہ کہا جاتا ہے:

"اظهركم الله علیهم"[27]

(اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان پر غالب کیا)

قرآن کریم میں اس معنی میں یوں مذکور ہے:

"لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّه"[28]

(تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے)

ظہور کا معنی "التبین" بھی ہے[29] جیسا کہ کہا جاتا ہے:

"ظهر له الحق ای تبینه"

(ان کے لئے حق واضح ہو گیا)

ظہور کے دیگر معانی وضوح، خروج، طلعت، پیدائش، نمائش، نمایاں ہونا، جلوہ تجلی، رونق اور برکت بھی ہیں جو کہ متفرق عربی لغات میں مذکور ہیں۔[30]

معجزہ:

معجزہ اعجاز سے مشتق ہے۔ جس کا مادہ "ع، ج، ز" ہے۔ عربی لغات میں عجز کے مختلف معانی مذکور ہیں۔ جن میں سے چند ایک کا ذکر مع امثلہ ذیل میں کیا جاتا ہے:

لسان العرب میں ہے کہ "العجز" کا لغوی معنی "الضعف" ہے۔[31] جیسا کہ کلام عرب میں مستعمل ہے:

"عجزت عن كذا اعجز"[32]

---

[23] احمد مختار عمر، الدکتور، معجم اللغة العربية المعاصرة،١٤٤٢/٢

[24] ایضا

[25] النور:٣١

[26] احمد مختار عمر، الدکتور ، معجم اللغة العربية المعاصرة ،١٤٤٢/٢

[27] ایضا

[28] الصف:٠٩

[29] ابن منظور، جمال الدين، محمد بن مكرم، افريقی، لسان العرب، ايران: ادب الحوزة، ١٤٠٥ھ ،٣٦٩/٧

[30] احمد مختار عمر، الدکتور ،معجم اللغة العربية المعاصرة،١٤٤٢/٢/ ابن منظور، جمال الدين، محمد بن مكرم، افريقی، لسان العرب ،٣٦٩/٧/ ابو العزم عبدالغنی ،الدکتور، معجم الغنی الزاهر،٢٧٤٩/٣

[31] ابن منظور، جمال الدين، محمد بن مكرم، افريقی، لسان العرب،٣٦٩/٥

[32] ایضا

(میں فلاں کام سے عاجز ہوں، میں اس کام کو نہیں کر سکتا)

قرآن کریم میں "ضعف" کے معنیٰ میں یوں مذکور ہے:

"يٰوَيْلَتٰى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ"[33]

(ہائے افسوس! کیا میں اس کوّے کی مانند بھی نہ ہو سکا)

حدیث عمر میں اسی معنیٰ میں یوں مذکور ہے:

"ولا تُلِثُّوا بدار مَعْجِزَة ای لاتقیموا ببلدة تعجزون فیها عن الاکتساب والتعیش"[34]

(اور کسی ایسی بستی میں نہ رہو جہاں تم روزگار کمانے اور زندگی گزارنے میں عاجز ہو جاؤ۔)

مذکورہ بحث کی روشنی میں واضح ہے کہ عجز کے لغوی معنی "بے بسی، کمزوری اور عدم قدرت" کے ہیں[35] یعنی عجز حزم اور قدرت کی نقیض بمعنی "اثباتُ العجز" ہے، جسے اظہارِ عجز کیلئے استعارہ کیا گیا ہے، پھر مجازاً ہر اس شے کو کہا جاتا ہے جو عجز کا سبب بنے اور اب عرف میں سببِ عجز کا علم بن گیا ہے۔[36]

معجزہ کی اصطلاحی تعریفات:

علامہ سعد الدین تفتازانی (۷۹۳ھ) نے معجزہ کی تعریف یوں کی ہے:

"المعجزات، جمع معجزة وهی امر یظهر بخلاف العادة علی ید مدعی النبوة عند تحدی المنکرین علی وجه یعجز المنکرین عن الاتیان بمثله"[37]

(معجزات، معجزہ کی جمع ہے اور معجزہ ایسا خلاف عادت واقعہ ہے جو ہر مدعی نبوت کے ہاتھ پر منکرین کے چیلنج کے وقت اس طریقہ پر ظاہر ہوتا ہے کہ منکرین کو اس کی مثل لانے سے عاجز کر دیتا ہے۔)

علامہ سید شریف جرجانی (۸۱۶ھ) فرماتے ہیں:

"المعجزة امر خارق للعادة داعیة الی الخیر والسعادة مقرونة دعوی النبوة قصد به اظهار صدق من ادعی انه رسول من الله"[38]

(معجزہ ایسا خلاف عادت واقعہ جو نیکی اور بھلائی کی طرف بلانے والا ہوتا ہے، دعویٰ نبوت کے ساتھ متصل ہوتا ہے اور جس کے ذریعے ایسے شخص کی سچائی کے اظہار کا قصد کیا جاتا ہے جس کا دعوی ہو کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔)

ملا واعظ کاشفی (۹۰۷ھ) فرماتے ہیں:

---

[33] المائده:۳۱

[34] الازدی، معمر بن راشد، الجامع، بیروت:توزیغ المکتب الاسلامی، 1983ء، 435/10 /ابن منظور، جمال الدین، محمد بن مکرم، افریقی، لسان العرب، ۳۶۹/۵

[35] ابن منظور، جمال الدین، محمد بن مکرم، افریقی، لسان العرب ،۳۶۹/۵

[36] التفتازانی، سعدالدین مسعود بن عمر، علامه، شرح المقاصد، بیروت:عالم الکتب، ۱۹۹۸ء، ۱۱/۵

[37] التفتازانی، سعدالدین، علامه، شرح العقائدالنسفیه، لاہور:مکتبه رحمانیه، س۔ ن، ص:۱۶۵

[38] الجرجانی، علی بن محمد، میر سید شریف، معجم التعریفات، قاہره:دارالفضیلة، س۔ ن، ص:۱۸۴

"المعجزة عبارة عن اظهار قدرةالله سبحانه وتعالى وحكمته على يد نبى مرسل بين امته بحيث يعجز اهل عصره عن ايراد مثلها"[39]

(معجزہ اللہ سبحانہ وتعالی کی قدرت اور حکمت کا اس کے برگزیدہ نبی کے دستِ مبارک پر اظہار ہے تاکہ وہ اپنی امت اور اہل زمانہ کو اس کی مثل لانے سے عاجز کردے۔)

سبب ظہور معجزہ کی حد لقبی:

سبب ظہور معجزہ کو علمِ جنس مانتے ہوئے یعنی اضافت کو نظر انداز کرکے مخصوص علم کا علم قرار دیتے ہوئے جو سبب ظہور معجزہ کی تعریف کی جائے گی اسی کو اصطلاح میں حد لقبی کہتے ہیں۔ ذیل میں سبب ظہور معجزہ کی حد لقبی کو بیان کیا جاتا ہے:

"معجزہ کے ظہور کا سبب وہ ہو گا جس کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے یہ معجزہ ظاہر فرمایا جیسا کہ قرآن کریم کا سبب نزول اور حدیث شریف کا سبب ورود ہوتا ہے"

سبب ظہور معجزہ کی حد لقبی یوں بھی بیان کی جاسکتی ہے:

"ایسی دعوت، حاجت یا مطالبہ جس کے باعث نبی کریم ﷺ سے معجزہ کا ظہور ہوا، سبب ظہور معجزہ کہلاتی ہے"

مبحث ثانی: فہم وقائع معجزات میں اسباب ظہور کی اہمیت

کسی بھی واقعہ کے کامل فہم کیلئے چند بنیادی ضروری معلومات کا حصول نہایت اہم ہے۔ جو کہ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تک رسائی کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

- کب وقوع پذیر ہوا؟
- کس جگہ وقوع پذیر ہوا؟
- کس کیلئے وقوع پذیر ہوا؟
- کیسے وقوع پذیر ہوا؟
- کیوں وقوع پذیر ہوا؟

بعینہ فہم وقائع معجزات کیلئے

- زمان ومکان ظہور معجزہ کا تعین
- مظہر لہ کا تعین
- کیفیت مظہر ومظہر لہ کی معرفت
- ظہور معجزہ کے مقاصد کی معرفت

نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ ذیل میں مع امثلہ بیان کیا جارہا ہے کہ ان تمام معلومات تک رسائی "اسبابِ ظہورِ معجزات" کے ذریعے ممکن ہے۔

[39] الکاشفی، ملامعین واعظ، معارج النبوۃفی مدارج الفتوۃ، مترجمین: پیرزادہ اقبال فاروقی، مولانااصغر فاروقی، لاہور: مکتبہ نبویہ، ۲۰۰۹ء، ۵۳۹/۳

زمان و مکان ظہور معجزہ کا تعین:

سبب ظہور معجزہ سے جہاں کئی ایک فوائد کا حصول ہوتا ہے وہیں ایک اہم فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ یہ انبیاء سے ظاہر ہونے والے خرق عادت امور کے زمان و مکان ظہور کے تعین سے متعلق معلومات تک رسائی کا ذریعہ بھی ہے جو کہ اس علاقے اور زمانے کے لوگوں کے رویوں، مخصوص صورت حال میں امت کے طرز عمل، اہم واقعات سیرت کے علم اور اس معجزہ کے ظہور کی اہمیت کو اجاگر کرنے کا ذریعہ ہیں۔

بعض معجزات کے اسباب ظہور کے مطالعہ سے عام زمان و مکان ظہور معلوم ہوتا ہے جبکہ کئی معجزات کے اسباب ظہور کے مطالعہ سے خاص اور متعین زمان و مکان ظہور کا علم حاصل ہوتا ہے۔ ذیل میں مذکورہ دونوں اقسام کے معجزات یعنی جن کے ذریعے ظہور معجزہ کے زمان و مکان کا عمومی تعین یا ظہور معجزہ کے زمان و مکان کا خصوصی تعین ہوتا ہے، کے اسباب ظہور کو بیان کیا جارہا ہے:

زمان و مکان ظہور معجزہ کا عمومی تعین:

معجزہ:

رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت سے تھوڑے سے کھانے میں اس قدر برکت ہوئی کہ لشکر اسلام سیر ہو گیا اور کھانا بھی بچ گیا۔[40]

سبب ظہور معجزہ:

غزوہ تبوک کے سفر میں لوگوں کو سخت بھوک لگی ہوئی تھی کیونکہ وہ کئی روز سے فاقہ سے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اگر آپ اجازت دیں تو ہم پانی لانے والے اونٹوں کو ذبح کر کے کھالیں اور چربی کا تیل بنالیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے اجازت دے دی۔ اتنے میں حضرت عمر تشریف ہوئے اور عرض کیا:

"يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ، وَلَكِنْ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، ثُمَّ ادْعُ اللهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ، لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذَلِكَ"

(یارسول اللہ ﷺ! اگر آپ نے ایسا کیا تو سواریاں کم ہو جائیں گی۔ البتہ آپ لوگوں کا بچا ہوا کھانا منگوا لیجیے اور اس پر برکت کی دعا فرمائیے یقینا اللہ تعالی اس میں برکت عطا فرمائے گا۔)

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ ایک چمڑے کا دستر خوان بچھا دیا گیا اور پھر لوگوں کا بچا ہوا کھانا منگوایا گیا۔ کوئی شخص اپنی ہتھیلی میں جوار اور کوئی کھجوریں اور کوئی روٹی کے ٹکڑے لیے چلا آرہا تھا۔ یہ سب چیزیں مل کر بہت تھوڑی مقدار میں جمع ہوئیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان پر برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: سب اپنے اپنے برتنوں میں کھانا بھر لیں چنانچہ تمام لوگوں نے اپنے اپنے برتن بھر لیے یہاں تک کہ لشکر کے تمام برتن بھر گئے اور کوئی برتن خالی نہ رہا اور سب نے مل کر مکمل سیر ہو کر کھانا کھا بھی لیا لیکن کھانا پھر بھی بچ گیا۔

مذکورہ معجزہ کے سبب ظہور کے علم سے اس کے ظاہر ہونے کے خاص دن، تاریخ اور جگہ کا تو علم حاصل نہیں ہوا لیکن یہ ضرور معلوم ہوا ہے کہ یہ مدینہ اور تبوک کے درمیان کسی مقام پر غزوہ تبوک سے چند روز قبل ایام سفر میں سے کسی روز ظاہر ہوا یعنی مذکورہ معجزہ کے سبب ظہور سے زمان و مکان ظہور معجزہ کا عمومی تعین ہو جاتا ہے۔

---

[40] القشیری، مسلم بن الحجاج، امام، المسند الصحیح المختصر من السنن بنقل العدل عن العدل عن رسول الله، كتاب الايمان، بَابُ من لقی الله بالايمان وهو غير شاك فيه دخل الجنة وحرم على النار، رقم الحديث:١٣٩

معجزہ:

رسول اللہ ﷺ کی بد دعا سے کفار قحط میں مبتلا ہوئے اور پھر آپ ﷺ ہی کی دعا سے قحط ختم ہوا۔[41]

سبب ظہور معجزہ:

نبی کریم ﷺ نے جب کفار قریش کی سرکشی دیکھی تو آپ ﷺ نے ان کے خلاف دعا کی:

"اللَّهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوسُفَ"

(اے اللہ! سات برس کا قحط ان پر بھیج جیسے یوسف علیہ السلام کے وقت میں بھیجا تھا)

چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ ہر چیز تباہ ہوگئی۔ قحط کی شدت کا یہ عالم تھا کہ قحط زدہ علاقے ویرانے بن گئے تھے اور لوگوں نے چمڑے اور مردار تک کھا لیے۔ بھوک کی شدت کا یہ عالم تھا کہ آسمان کی طرف نظر اٹھائی جاتی تو دھویں کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ آخر مجبور ہو کر ابوسفیان حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا:

"يَا مُحَمَّدُ! إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ، وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ، وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا، فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ"

(اے محمد ﷺ! آپ لوگوں کو اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ اب تو آپ ہی کی قوم برباد ہو رہی ہے، اس لیے آپ خدا سے ان کے حق میں دعا کیجئے)

ابوسفیان نے اسلام کی اخلاقی تعلیمات اور صلہ رحمی کا واسطہ دے کر رحم کی درخواست کی تو حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی اور قحط ختم ہوا۔

مذکورہ معجزہ کے سبب ظہور سے اس معجزہ کے ظہور کے زمان و مکان کا عمومی تعین ہوتا ہے کہ یہ ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں قیام پذیر تھے۔

زمان و مکان ظہور معجزہ کا خصوصی تعین:

معجزہ:

رسول اللہ ﷺ کی کلی کی برکت سے خالی کنویں میں پانی امڈ آیا۔[42]

سبب ظہور معجزہ:

صلح حدیبیہ کے روز اس مقام پر چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم جمع تھے۔ وہ تمام صحابہ اپنی تمام تر ضروریات کیلئے حدیبیہ کے کنویں سے پانی استعمال کرتے رہے یہاں تک کہ اس میں پانی کا ایک قطرہ تک باقی نہ رہا۔ پانی ختم ہو جانے سے پریشان ہو کر صحابہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ سو حضور نبی اکرم ﷺ کنویں کے منڈیر پر آبیٹھے اور پانی طلب فرمایا اور اس سے کنویں کے اندر کلی فرمائی۔ پس آپ کی کلی کی برکت سے خالی کنویں میں پانی اس قدر امڈ آیا کہ حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں:

"ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِينَا وَرَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا"

(پھر ہم اس سے پانی پینے لگے یہاں تک کہ خوب سیر اب ہوئے اور ہماری سواریوں کے جانور بھی سوار ہوگئے۔)

---

[41] بخاری، محمد بن اسمعیل، امام،الجامع المسند الصحيح المختصر من امور رسول الله ﷺ وسننه وايامه،كِتَابُ الِاسْتِسْقَاءِ، بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ ، رقم الحديث: ١٠٠٧

[42] بخاری ،الجامع الصحيح،كِتَابُ المناقب،بَابُ علامات النبوة فی الاسلام، رقم الحديث: ٣٥٧٧

معجزہ:

رسول اللہ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوئے۔[43]

سبب ظہور معجزہ:

صلح حدیبیہ کے دن لوگوں کو شدید پیاس لگی ہوئی تھی۔ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک چھاگل رکھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیابات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ

"لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ"

(جو پانی آپ کے سامنے ہے، اس پانی کے سوا نہ تو ہمارے پاس وضو کے لیے کوئی دوسرا پانی ہے اور نہ ہی پینے کے لیے۔)

آپ نے اپنا ہاتھ چھاگل میں رکھ دیا اور پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان میں سے چشمے کی طرح پھوٹنے لگا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سب لوگوں نے اس پانی کو پیا بھی اور اس سے وضو بھی کیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ لوگ کتنی تعداد میں تھے؟ فرمایا:

"لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً"

(اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی کافی ہوتا۔ ویسے ہماری تعداد اس وقت پندرہ سو تھی)

مذکورہ معجزات کے اسباب ظہور سے ان کے ظاہر ہونے کے خاص دن، تاریخ اور مقام کا علم حاصل ہوا کہ ان معجزات کا ظہور ذوالقعدہ ۶ ہجری کو مکہ مکرمہ سے ۱۶ کلومیٹر دور حدیبیہ کے مقام پر ہوا۔

مظہر لہ کا تعین:

کسی بھی نبی سے ظاہر ہونے والے معجزہ کا کامل فہم مظہر لہ کی معرفت اور اس سے متعلقہ امور پر بھی موقوف ہے کیونکہ اسی کے ذریعے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ان کا مخاطب فرد واحد تھا، گروہ تھا یا جماعت تھی اور یہ کہ ان کے مطالبہ پر معجزہ کا ظہور ہوا یا نبی کی خواہش پر اور یہ بھی کہ ظہور معجزہ کے وقت مظہر لہ کی کیا کیفیت تھی اور یقیناً وقائع معجزات کے اثرات کا مطالعہ بھی اسی پر موقوف ہے۔

مذکورہ عبارت مظہر لہ یعنی جس شخص کیلئے اللہ کے رسول سے معجزہ کا ظہور ہوا، کی تعیین کی اہمیت و افادیت پر دال ہے اور یہ بات تو واضح ہے کہ مظہر لہ کی معرفت سبب ظہور معجزہ ہی کے ذریعے ممکن ہے۔ پس مذکورہ قضیہ سے یہ نتیجہ ماخوذ ہوتا ہے کہ فہم وقائع معجزات میں اسباب ظہور کا کردار نہایت اہم ہے۔

کئی معجزات کے سبب ظہور کا مطالعہ مظہر لہ کے عمومی تعین اور بعض معجزات کے سبب ظہور کا مطالعہ مظہر لہ کے خصوصی تعین کا فائدہ دیتا ہے۔

ذیل میں مذکورہ دونوں اقسام کے معجزات کے اسباب ظہور کو بیان کیا جارہا ہے:

[43] بخاری ،الجامع الصحیح،كِتَابُ المغازی،بَابُ غزوۃالحدیبیہ، رقم الحدیث: 4152

مظہر لہ کا عمومی تعین:

معجزہ:

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے تیار کردہ تھوڑا سا کھانا کثیر لوگوں نے سیر ہو کر کھایا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے چھوا تک نہیں۔[44]

سبب ظہور معجزہ:

رسول اللہ ﷺ نے دعوت اسلام دینے کیلئے بنو عبد المطلب کو جمع فرمایا۔ وہ اتنے لوگ تھے کہ ان کو سیر کرنے کیلئے ایک مکمل بکرا اور پانی کا بڑا برتن درکار تھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کیلئے صرف ایک پیالہ مشروب اور دو مٹھیوں کے برابر کھانا تیار فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور مشروب پیا لیکن وہ پھر بھی اس طرح بچ گیا کہ جیسے اسے کسی نے چھوا تک نہیں۔

مذکورہ معجزہ کے سبب ظہور سے ان اشخاص کا جن کیلئے اس معجزہ کا ظہور ہوا فردا فردا یعنی بطور خاص تو تعین نہ ہوا لیکن مظہر لہ کی عمومی تعیین کا فائدہ حاصل ہوا کہ اس کا ظہور بنو عبد المطلب کیلئے ہوا تھا۔

معجزہ:

رسول اللہ ﷺ کے مستعمل پانی کی برکت سے تسمہ کے برابر بہنے والا چشمہ، جوش مار کر بہنے لگا۔[45]

سبب ظہور معجزہ:

غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کثیر تعداد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ آپ ﷺ اس سفر میں دو نمازوں کو جمع کرتے تھے۔ پس دوران سفر ظہر اور عصر دونوں ملا کر پڑھیں اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھیں۔ ایک دن آپ ﷺ نے نماز میں دیر کی۔ پھر نکلے اور ظہر اور عصر ملا کر پڑھیں پھر اندر چلے گئے۔ پھر اس کے بعد نکلے تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھیں اس کے بعد فرمایا کہ

"إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا، إِنْ شَاءَ اللهُ، عَيْنَ تَبُوكَ، وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوهَا حَتَّى يُضْحِيَ النَّهَارُ، فَمَنْ جَاءَهَا مِنكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى آتِيَ"

(کل تم لوگ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تبوک کے چشمے پر پہنچو گے اور دن نکلنے سے پہلے نہیں پہنچ سکو گے اور جو کوئی تم میں سے اس چشمے کے پاس جائے، تو اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے جب تک میں نہ آؤں)

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اس چشمے پر پہنچے تو ہم سے پہلے وہاں دو آدمی پہنچ گئے تھے۔ چشمہ کے پانی کا یہ حال تھا کہ جوتی کے تسمہ کے برابر ہو گا، وہ بھی آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں آدمیوں سے پوچھا کہ تم نے اس کے پانی میں ہاتھ لگایا؟ انہوں نے عرض کی جی لگایا تو ہے، تو آپ ﷺ نے اظہار ناگواری فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو جو منظور تھا وہ آپ ﷺ نے ان کو سنایا۔ پھر لوگوں نے چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا تو آپ ﷺ نے اس میں اپنے دست مبارک اور چہرہ انور کو دھویا، پھر وہ پانی اس چشمہ میں ڈال دیا تو وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا اور لوگوں نے خود پانی پیا اور اپنے جانوروں کو پلانا شروع کیا۔

مذکورہ معجزہ کے مطالعہ سبب ظہور سے بھی عمومی طور پر اس معجزہ کے ظہور کے مظہر لھم کی تعیین کا فائدہ حاصل ہوا کہ نبی مکرم ﷺ نے غزوہ تبوک میں شریک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیلئے اس معجزہ کو ظاہر فرمایا تا کہ انہیں میدان جنگ میں پانی کے حصول میں کسی مشقت کا سامنا نہ کرنا

---

[44] احمد بن محمد بن حنبل،الامام،المسند،بیروت:مؤسسة الرسالة،٢٠٠١ء ، رقم الحديث:١٣٧١

[45] مسلم،الجامع الصحيح، كِتَابُ الفضائل،بَاب في معجزات النبي ﷺ، رقم الحديث:٥٩٤٧

پڑے۔

مظہر لہ کا خصوصی تعین:

معجزہ:

رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت سے چند کھجوریں کئی وسق ہو گئیں۔[46]

سبب ظہور معجزہ:

حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ان میں اللہ تعالی سے برکت کی دعا فرمادیں۔ حضور ﷺ نے انہیں اکٹھا کیا اور ابوہریرہ کیلئے ان میں برکت کی دعا فرمائی۔ پھر انہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ

"خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِكَ هَذَا أَوْ فِي هَذَا الْمِزْوَدِ كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا"

(انہیں لے لو اور اپنے توشہ دان میں رکھ لو۔ جب لینا چاہو تو اپنا ہاتھ اس میں ڈال کر لے لیا کرو لیکن اسے جھاڑنا نہیں)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سو میں نے ان میں سے کئی وسق اللہ کی راہ میں خرچ کیں، ہم خود بھی اس میں سے کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے۔ کبھی وہ توشہ دان میری کمر سے جدا نہیں ہوا یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو مجھ سے کہیں گر گیا۔

معجزہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی کھجوروں کے ڈھیر پر رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو آپ ﷺ کی برکت سے انہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا قرض بھی ادا کر دیا اور کھجوروں میں ایک دانہ برابر کمی بھی واقع نہ ہوئی۔[47]

سبب ظہور معجزہ:

جب حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد عبد اللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو ان کے ذمے لوگوں کا کچھ قرض باقی تھا۔ اس لیے حضرت جابر نے نبی کریم ﷺ کے ذریعہ کوشش کی کہ کچھ قرض خواہ اپنے قرضوں کو معاف کر دیں۔ نبی کریم ﷺ نے یہی چاہا، لیکن وہ نہیں مانے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت جابر سے فرمایا:

"اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ وَعَذْقَ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَيَّ"

(جاؤ اپنی تمام کھجور کی قسموں کو الگ الگ کر لو، عجوہ کو الگ رکھو اور عذق زید کو الگ کر لو پھر مجھے بلانا۔)

---

[46] ترمذی، محمد بن عیسی، امام،الجامع المختصر من السنن عن رسول اللہ ﷺ ومعرفة الصحيح والمعلول وما عليه العمل ،كتابُ ابواب المناقب عن رسول الله ﷺ ،باب المناقب ابی هريره،رقم الحديث:۳۸۳۹

[47] بخاری،الجامع الصحيح،كتاب البيوع ،باب الكيل على البائع والمعطی،رقم الحديث: ۲۱۲۷

حضرت جابر فرماتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا اور نبی کریم ﷺ کو کہلا بھیجا۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور کھجوروں کے ڈھیر پر یا بیچ میں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اب ان قرض خواہوں کو ناپ کر دو۔ میں نے ناپنا شروع کیا حتیٰ کہ جتنا قرض لوگوں کا تھا، میں نے سب کو ادا کر دیا، پھر بھی تمام کھجوریں جوں کی توں تھیں۔ ان میں ایک دانہ برابر کی کمی نہیں ہوئی تھی۔

مذکورہ معجزات کے اسباب ظہور کے مطالعہ سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ظہور بالترتیب حضرت ابو ہریرہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کیلئے ہوا۔

کیفیت مظہر و مظہر لہ کی معرفت:

سبب ظہور معجزہ ہی کے مطالعہ سے معجزہ کے ظہور کے لئے انبیاء کے افعال و انداز کا مطالعہ کرنے میں مدد ملتی ہے اور ظہور معجزہ کے وقت مظہر و مظہر لہ کی کیفیت و حالت بھی معلوم ہوتی ہے جو کہ ذیل میں بطور امثلہ بیان کردہ معجزات کے اسباب ظہور سے واضح ہے۔

معجزہ:

ایام قحط میں حضور ﷺ کی دعا سے اچانک بارش برسنے لگی اور پھر ہفتہ بھر برستی رہی حتی کہ آپ ﷺ ہی کی دعا سے شہر مدینہ میں تھمی۔[48]

سبب ظہور معجزہ:

ایام قحط میں جمعہ کے روز ایک آدمی اس دروازے سے مسجد میں داخل ہوا جو دارالقضاء کی طرف تھا اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس نے کھڑے کھڑے رسول اللہ ﷺ کی طرف رخ کیا اور پھر کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مال مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے منقطع ہو چکے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہمیں بارش عطا کرے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا دیئے اور پھر کہا:

"اللَّهُمَّ أَغِثْنَا اللَّهُمَّ أَغِثْنَا اللَّهُمَّ أَغِثْنَا"

(اے اللہ! ہمیں بارش عنایت فرما، اے اللہ! ہمیں بارش عنایت فرما، اے اللہ! ہمیں بارش عنایت فرما)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ اس مجلس میں موجود تھے، فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! ہم آسمان میں نہ کوئی گھٹا دیکھ رہے تھے اور نہ بادل کا کوئی ٹکڑا۔ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر تھا نہ محلہ۔ پھر اس کے پیچھے سے ڈھال جیسی چھوٹی سی بدلی اٹھی، جب وہ آسمان کے وسط میں پہنچی تو پھیل گئی، پھر وہ برسی، اللہ کی قسم! ہم نے ہفتہ بھر سورج نہ دیکھا۔ پھر اگلے جمعے اسی دروازے سے ایک آدمی داخل ہوا، رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اس نے کھڑے کھڑے آپ ﷺ کی طرف رخ کر کے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! (بارش کی کثرت سے) مال مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہم سے بارش روک لے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھا دیے اور پھر فرمایا:

"اللَّهُمَّ حَوْلَنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ"

(اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا ہم پر نہیں، اے اللہ! پہاڑیوں پر، ٹیلوں پر، وادیوں

---

[48] مسلم، الجامع الصحیح، كِتَابُ صلاة الاستسقاء، بَابُ الدعاء في الاستسقاء، رقم الحديث: ۲۰۷۸

کے اندر ندیوں میں اور درخت اگنے کے مقامات پر برسا)

حضرت انس فرماتے ہیں: "فوراً بادل چھٹ گئے اور ہم مسجد سے نکلے تو دھوپ میں چل رہے تھے۔"

معجزہ:

رسول اللہ ﷺ نے بے دودھ بکری کے ایک بچے کے تھنوں کو مس کیا تو ان میں دودھ بھر آیا، پھر ان سے دودھ دوہا گیا اور وہ خشک ہو کر، سمٹ گئے۔[49]

سببِ ظہور معجزہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک نوخیز لڑکے تھے، مکہ میں ایک قریشی کافر رئیس عقبہ بن معیط کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ادھر سے گزر ہوا۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: لڑکے تمہارے پاس دودھ ہے، ہم کو پلاؤ گے؟ انہوں نے کہا: میں امین ہوں، میں آپ کو نہیں پلا سکتا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اچھا کوئی بکری کا بچہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ فرمایا: لے آؤ وہ لے آئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بچہ پکڑا اور حضور ﷺ نے تھن میں ہاتھ لگایا اور دعا کی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک گہرا پتھر لے آئے، اس میں دودھ دوہا گیا۔ پہلے آپ ﷺ نے خود پیا پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پیا، حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ اس کے بعد پھر مجھے پلایا۔ دودھ پی کر آپ ﷺ نے فرمایا: اے تھن! سمٹ جا، وہ سمٹ کر خشک ہو گیا۔

مذکورہ معجزات کے اسباب ظہور سے جہاں زمان و مکان ظہور معجزہ اور مظہر لہ کا عمومی تعین ہوتا ہے وہیں ظہور معجزہ کے وقت جو رسول اللہ ﷺ کیفیت و حالت تھی، اس کا خصوصاً علم حاصل ہوتا ہے اور نا صرف مظہر معجزہ ﷺ بلکہ مظہر لھم کی حالت بھی معلوم ہوتی ہے۔

ظہور معجزہ کے مقاصد کی معرفت:

انبیاء کرام سے معجزات کا ظہور مختلف مقاصد کے حصول کیلئے ہوتا ہے۔ ان مقاصد کی معرفت بھی اسباب ظہور معجزہ کے مطالعہ پر موقوف ہے جیسا کہ ذیل میں بیان کردہ امثلہ سے واضح ہے:

معجزہ:

کنکریوں نے رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی گواہی دی۔[50]

سببِ ظہور معجزہ:

رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں یمن سے ایک وفد حاضر ہوا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا:

"يَا أَبَا الْقَاسِمِ! إِنَّا قَدْ خَبَأْنَا لَکَ خَبِيْئًا"

(اے ابو القاسم! ہم نے آزمائش کے طور پر آپ سے ایک چیز چھپا رکھی ہے)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

[49] الطیالسی، سلیمان بن داؤد، مسند ابی داؤدالطیالسی، مصر: دار ھجر، ۱۹۹۹ء رقم الحدیث: ۳۵۱

[50] ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن، الحکیم، نوادرالاصول فی احادیث الرسول ﷺ، بیروت: دارالجیل، س۔ن، ۲/۲۱۷، ۲۱۶

"سُبْحَانَ اللهِ إِنَّمَا يُفْعَلُ هَذَا بِالْكَاهِنِ؛ وَالْكَاهِنُ وَالْمُتَكَهِّنُ وَالْكَهَانَةُ فِي النَّارِ"

(سبحان اللہ! ایسا عمل تو کاہنوں کے ساتھ کیا جاتا ہے، اور کاہن، متکہن اور کہانت تو جہنم میں ہوں گے)

انہوں نے یہ عمل رسول اللہ ﷺ کے دعویٰ کی حقیقت کو جاننے کیلئے کیا تھا۔ اسی لئے مذکورہ جواب کے بعد ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ تو پھر اس بات کی کون گواہی دیتا ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تھوڑی سی کنکریوں کی طرف ہاتھ بڑھایا اور انہیں مٹھی میں لے کر فرمایا: یہ گواہی دیں گی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

"فَسَبَّحْنَ فِي يَدِهِ وَقُلْنَ : نَشْهَدُ أَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ"

(کنکریوں نے تسبیح پڑھی اور پکار اٹھیں کہ ہم گواہی دیتی ہیں کہ آپ ﷺ بلا شبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے رسول ہیں)

مذکورہ معجزہ کے سبب ظہور سے معلوم ہوا کہ اس معجزہ کے ظہور کا مقصود رسالت کے دعویٰ کی حقانیت کا اظہار کرنا تھا تاکہ مطالبہ کرنے والے حق سے آشنا ہوں اور توحید و رسالت کی گواہی دے کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔

معجزہ:

رسول اللہ ﷺ کی قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کو عطا کردہ خشک لکڑی مشعل بن گئی۔[51]

سبب ظہور معجزہ:

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ کر واپس ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں دیکھا اور فرمایا: تم نے نماز یہاں پڑھی اور تمہارا گھر وہاں ہے؟ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس لئے ان سے یوں پوچھا کیونکہ اُن کا گھر وہاں سے نصف میل کے فاصلے پر تھا اور ان کی آنکھ میں سفید موتیا بھی تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"خُذْ هٰذَا الْقَضِيْبَ فَإِنَّهُ سَيُضِيئُ لَکَ طَرِيْقَکَ حَتّٰى تَدْخُلَ بَيْتَکَ"

(یہ چھڑی لے لو، یہ تمہارے لیے راستے میں روشنی کرے گی یہاں تک کہ تم اپنے گھر میں داخل ہو جاؤ)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے چھڑی کو درمیان سے پکڑا مسجد سے نکلے تو اس چھڑی کے دونوں کنارے روشن ہو گئے۔ وہ اُس کی روشنی میں چلتے گئے یہاں تک اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔

مذکورہ معجزہ کے سبب ظہور کی روشنی میں واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس معجزہ کا ظہور "جلب منفعت" کیلئے تھا۔

---

[51] ابن عساکر، ابوالقاسم علی بن حسن، تاریخ مدینہ دمشق، بیروت: دارالفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، ۱۴۱۵ھ، ۲۸۳/۴۹

معجزہ:

سرکش اونٹوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو سجدہ ریز ہو گئے۔[52]

سبب ظہور معجزہ:

ایک انصاری شخص کے پاس دو اُونٹ تھے وہ دونوں سرکش ہو گئے۔ اُس نے اُن دونوں کو ایک باغ کے اندر قید کر دیا اور پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ ﷺ اُن کے لیے دعا فرمائیں۔ وہ جب حاضر ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ انصار کے ایک گروہ میں تشریف فرما تھے۔ اُس نے عرض کی:

"يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنِّي جِئْتُ فِي حَاجَةٍ، وَأَنَّ فَحْلَيْنِ لِي اغْتَلَمَا وَأَنِّي أَدْخَلْتُهُمَا حَائِطًا وَسَدَدْتُ الْبَابَ عَلَيْهِمَا، فَأُحِبُّ أَنْ تَدْعُوَ لِي أَنْ يُسَخِّرَهُمَا اللهُ لِي"

(یا نبی اللہ ﷺ! میں آپ کے پاس ایک حاجت لے کر حاضر ہوا ہوں۔ میرے دو اُونٹ ہیں جو سرکش ہو گئے ہیں۔ میں نے اُنہیں باغ میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں میرا فرماں بردار بنا دے)

حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: اُٹھو، میرے ساتھ آؤ۔ پس آپ ﷺ چلے یہاں تک کہ اُس باغ کے دروازے پر تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھولو۔ اُس شخص کو آپ ﷺ کے حوالے سے خدشہ تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جانور حضور نبی اکرم ﷺ پر حملہ کر دیں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: دروازہ کھولو۔ اُس نے دروازہ کھول دیا۔ دونوں اُونٹوں میں سے ایک دروازہ کے قریب ہی کھڑا تھا۔ جب اُس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو فوراً آپ ﷺ کو سجدہ کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس کوئی چیز لاؤ جس کے ساتھ باندھ کر میں اُسے تمہارے حوالے کر دوں۔ وہ صحابی ایک نکیل لے آئے تو آپ نے اُس سے اُسے باندھ دیا اور اُسے صحابی کے حوالے کر دیا۔ پھر آپ ﷺ باغ کے دوسرے حصے کی طرف چلے جہاں دوسرا اُونٹ تھا۔ اُس نے بھی جب آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اُس صحابی سے فرمایا: مجھے کوئی چیز لا دو جس سے میں اِس کا سر باندھ دوں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کا سر باندھ کر اُسے بھی صحابی کے حوالے کر دیا اور فرمایا:

"اذْهَبْ فَإِنَّهُمَا لَا يَعْصِيَانِكَ"

(جاؤ! اب یہ تمہاری نافرمانی نہیں کریں گے)

مذکورہ معجزہ کے بھی سبب ظہور ہی سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے اس معجزہ کا ظہور "دفع ضرر" کیلئے تھا۔

نتائج البحث:

اس تحقیقی مقالہ کی روشنی میں اخذ کئے گئے نتائج درج ذیل ہیں:

اصطلاح کی وضاحت:

[52] الطبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد، امام، المعجم الکبیر، القاہرہ: مکتبہ ابن تیمیہ، ۲۰۱۵ء رقم الحدیث: ۱۲۰۰۳

ادبِ سیرت میں نو وارد اہم اصطلاح "اسبابِ ظہورِ معجزہ" سے مراد وہ مخصوص حالات ہیں جن کی بنا پر نبی کریم ﷺ سے معجزات ظاہر ہوئے۔ معجزات کا ظہور کسی خاص ضرورت یا مقصد کے تحت ہوتا ہے اور یہی معجزات کے ظہور کا جواز فراہم کرتے ہیں۔

فہم معجزہ میں اسباب ظہور کی اہمیت:

معجزات کے کامل فہم کا حصول فقط خرق عادت امر تک رسائی سے ممکن نہیں بلکہ ان کے اسبابِ ظہور تک پہنچنا ضروری ہے تاکہ ان معجزات کی حقیقت، مقصد اور اثرات کو سمجھا جاسکے۔ اسبابِ ظہور کا مطالعہ معجزات کے گہرے مفہوم کو سمجھنے کا ذریعہ بنتا ہے اور اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ ان معجزات کا ظہور کب، کہاں، کیوں، کس کیلئے اور کس مقصد کے لیے ہوا۔

دیگر مباحث سیرت تک رسائی کا ذریعہ:

اسبابِ ظہور معجزات کا مطالعہ نہ صرف فہم معجزہ کے لیے اہم ہے بلکہ یہ دیگر دینی، اخلاقی اور روحانی مباحث سے بھی جڑا ہوا ہے۔ معجزات کا پس منظر نبی مکرم ﷺ کی نبوت، پیغام اور مقصد کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ اس کے ذریعے ہم اس بات کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ کس طرح معجزات، نبی کریم ﷺ کی دعوت کا حصہ بنے اور ان کا مقصد کس طرح انسانیت کی رہنمائی تھا۔